



سلسلہ
اشاعت
نمبر 22

لذق میر بركت و طائف

الرحمة الرحيم
مصنف

مدرسہ اہل سنت
حضرت علامہ ابو العباس
محمد فیضان احمد اویسی دامتہ العالیہ

انچارج شعبہ نشر و اشاعت

محمد عمیر احمد اویسی

ناشر: بزم فیضان اویسیہ

G.154 اویسی پونٹا یٹھ کیمپیوٹر

جیلانی سیتھری ویڈیو رٹائر کرچی

0323-2117890-99 (0321-3309750-59)



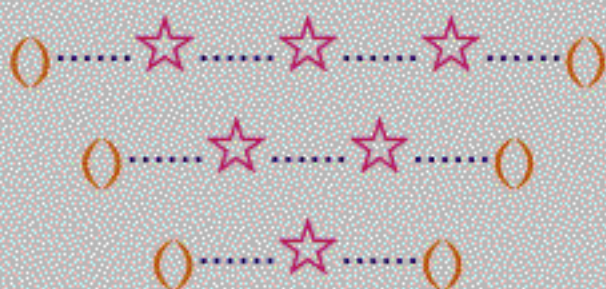
بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رحمة للعالمين

رزق میں برکت کے وظائف

تصنیف الطیب

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی دامت برکاتہم القدسیہ



حضور مفسر اعظم پاکستان کے بارے میں جید علماء کرام کے تاثرات

(محترم جناب ناصر الدین صدیقی قادری اسلامک اسٹڈیز سوسائٹی کراچی)

باسمہ حامداً و مصلیاً الحمد للہ! حضرت مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات سے متعلق کتاب علم کے موتی موصول ہوئی۔ یہ عاجز و کمترین اپنے بچپن ہی سے حضرت مولانا موصوف کی کتب کا مطالعہ کرتا رہا ہے اور اسے آپ کی زیارت و تقریر سننے کا شرف بھی حاصل ہوا ہے یقیناً مولانا اویسی کی دینی و علمی خدمات اس دور میں کسی کرامت سے کم نہیں۔

۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تائید بخشد خدائے بخشیدہ

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو بالخصوص مسلمانانِ عالم کو مولانا اویسی مدظلہ کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے اور ان کی پُر خلوص خدمات کو ہمارے لئے مشعلِ راہ بنائے اور مولانا موصوف کے حق میں توشہ آخرت بنائے۔ (آمین)

بجاہ سید المرسلین سیدنا محمد النبی الکریم ﷺ



بسم الله الرحمن الرحيم

حمداً لك يا رحيم يا رحمن صلوة وسلاماً عليك يا نبی آخر الزمان

اما بعد! عرصہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عربی رسالے کا متلاشی تھا جس میں انہوں نے تنگدستی کا روحانی علاج بتایا ہے فقیر الحمد للہ اس موضوع پر پہلے بھی بہت کچھ جمع کر چکا تھا اسی لئے اسے صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کا ترجمہ سمجھنے بلکہ اویسی کے اضافات بھی ساتھ تصور میں رکھیے اور ساتھ ہی عقیدہ مضبوط کیجئے کہ روحانیت اور اہل روحانیت اور ان کے تمام اوراد اور تمام اعمال اور دعائیں سچی اور برحق ہیں لیکن دنیوی اسباب بھی جاری رکھیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج کل اکثر مسلمان کامل وجود ہو گئے ہیں ان سے محنت اور کوشش نہیں ہو سکتی اور محض یہی دعائیں پڑھ کر انتظار کرنے لگتے ہیں کہ غیب سے رزق آجائے گا اور خزانہ الہی سے دولت برسنے لگے گی۔ ان اعمال اور دعاؤں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤ اور دم دُور دے جیب بھر لو بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان ظاہری محنت اور کوشش بھی کرے اور یہ دعائیں پڑھ کر پروردگار کی امداد و برکت بھی چاہے۔ محض اس بھروسہ پر نہ بیٹھا رہے کہ ان دعاؤں کی برکت سے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ آجائے گا، قرضہ اتر جائے گا اور مفلسی دُور ہو جائے گی۔ یہ تو اس بیوقوف کی طرح ہوگا کہ دو گانہ پڑھ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ کب مجھے معراج کے لئے جبریل علیہ السلام لینے آئیں گے میں نے اس قسم کے ٹکٹے، ست اور بے کار بڑے دیکھے ہیں جو رات دن صرف وظیفے پڑھتے رہتے ہیں اور حلال روزی کمانے کے لئے ہاتھ پاؤں سے محنت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:-

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۳۹)

اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

انتباہ

اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم کو محنت و سعی کے بغیر یہ دعائیں پڑھنے سے غیبی خزانے مل جائیں گے بلکہ سعی اور محنت بھی جاری رکھیں اور یہ دعائیں بھی پڑھیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی مفلسی ضرور دُور فرمائے گا۔

تنگدستی دور کرنے کے عملی گر

میں نے معاشرہ میں گہری نظر ڈال کر تجربہ کیا ہے کہ تنگدستی یا قرض داری عموماً بے کاری اور فضول خرچی سے پیدا

ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کا ایک منٹ بھی بے کار اور ضائع نہ ہو اور اس کے بعد اپنے مصارف کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں کتنی فضول خرچی ہوتی ہے اور ایسے کتنے خرچ ہیں کہ ان کو بند کر دیا جائے تب بھی گزارا ہو سکتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھانے میں کئی قسم کے سالن ہوں اگر قرض کا بار ہے تو ایک ہی سالن پر گزر اوقات کر لینا چاہیے۔ ایسا ہی لباس میں بھی سادگی اور کفایت شعاری کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ اعلیٰ قسم کا کپڑا پہننے کی عادت ہے تو کم قیمت کا کپڑا پہننا چاہیے تاکہ تھوڑی تھوڑی بچت سے قرضہ کا بار اتر جائے۔

مختصر یہ کہ یہ احتیاطیں بھی ہوں اور دعائیں بھی پڑھی جائیں پھر **انشاء اللہ تعالیٰ** ان دعاؤں کی تاثیر ہر شخص کو نظر آ جائے گی اور آسمانی برکتیں عامل ادعیہ پر نازل ہوں گی۔



/☆/...../☆/...../☆/

/☆/...../☆/

/☆/

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبى بعده

ارشادات رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں سمجھئے

(۱) ”عن ابی ہریرہ ان النبی ﷺ قال قال ربکم عزوجل لو ان بیدی اطاعونی لا سقیتم باللیل

واطلعت علیہم الشمس بالنهار ولم اسمعہم صوت الرعد“ (الحديث)

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میری فرمانبرداری کریں یعنی پیچ امر و نہی میری کے البتہ برساؤں میں ان پر مینہ رات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں ان پر دھوپ دن کو یعنی بلکہ وہ اپنے امور و کسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈریں اور نہ گھبرائیں تو نہ ضرر پائیں۔“

(۲) ”وعنه فادخل رجل على اهله فلما رأيت رأى ما بهم من الحاجة خرج الى البرية فلما رأت

امراته قامت الى الرحي ضعتها والى التنور قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا انجفية قد استقد قال

وذهبت الى التنور فوجدته ممتلئاً قال فرجع الزوج قال بعدى شيئاً قالت امراته نعم من ربنا وقام

الى الرحي فذكر ذلك النبی ﷺ فقال اما انه لو لم يرفعه لم تزل تدور الى يوم القيامة.“

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل عیال پر پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ

چیز کہ ساتھ ان کے ساتھ یعنی حاجت طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کی طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اس کی عورت

نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیا کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس

رکھا اس کو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنی یہ ہیں کہ تیار کیا اس کو اور صاف کیا اس کو با امید اس

کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اس کو پیس کے روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اس کو یعنی

روٹی لگانے کے لئے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوند دے ہم کو یعنی اپنے پاس سے کہ خیر الرازقین ہے اور منقطع ہو گئی طمع

ہماری طرف تیرے پس نگاہ کی عورت نے پس ناگہاں گرانڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف

تنور کے یعنی خود بخود آٹے کی روٹیاں ہو کر تندور میں جا لگیں یا آٹا گرانڈ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے

پیدا ہوئیں۔ کہا راوی نے پھر آیا خاوند بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیس کر روٹی پکائی تم نے۔ کہا عورت نے ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت کہ نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھائے اس کو تاکہ دیکھے اثر اس کا۔ پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا رو برو حضرت کے پس فرمایا آگاہ ہو جاؤ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اٹھاتا وہ شخص اس کو تو ہمیشہ بھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روز قیامت تک۔“

(۳) ”عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ ﷺ ان لرزق لیطلب البعد کم یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ۔“ (الحديث)

روایت ہے کہ ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈھتا رہتا ہے کہ بندے کو جیسا کہ ڈھونڈھتی ہے اس کو اجل یہ روایت ابو نعیم نے کتاب ”حلیہ“ میں کی ہے۔

فائدہ

یعنی پہنچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈھیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے ڈھونڈھیں یا نہ ڈھونڈھیں اگر ڈھونڈھیں رزق ڈھونڈھنے سے نہیں پہنچتا ڈھونڈھنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین کے ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم قیودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے۔

جاتوکل پر پاؤں نہ مار تیرا رزق تجھے ملے گا اس لئے کہ وہ تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

فائدہ

ملا علی قاری نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصول رزق کا سابق تر اور جلد تر پہنچنے اجل اس کی سے اس لئے کہ اجل نہیں آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ (پارہ ۲۱، سورۃ الروم، آیت ۴۰)

اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔

کیا میرک نے منذری سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح میں اور بزاز نے اور روایت کیا ہے اس کو طبرانی نے ساتھ اسنادِ حید کے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا:-

”ان الرزق يطلب العبد اكثر مما يطلبه اجله“

بے شک رزق اسے تلاش کرتا ہے اور یہ موید ہے میری تقدیر کی جو اوپر لکھی

میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے

”لو ان ابن ادم هرب من رزقه كما يهرب من الموت لا دركه رزقه كما يدركه الموت“

”اگر ابن آدم رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اس کو قرفاقہ نکلا آئے گا جیسے موت آئے گی جہاں بھی کوئی ہو۔“

تنگدستی کی وجوہات

(۱) بیکار میں وقت ضائع کرنا۔

(۲) محنت مزدوری سے جی پُچرانا اور آرام طلبی۔

(۳) مفلس اور تنگدست وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی پیشہ اور ایک ہی روزگار کے پابند بنے بیٹھے رہتے اور دوسرے روزگاری یا پیشہ کو طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو روزگار ہمیشہ کرتے آئے ہیں اس کے سوا دوسرا پیشہ ہم سے نہیں ہو سکتا۔

(۴) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کو ایک دم بہت سا روپیہ آ جانے کی طمع ہوتی ہے اس لیے وہ تھوڑی آمدنی کا کام کرنا نہیں چاہتے اور برسوں بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔

(۵) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کے گھروں کی عورتیں پھوہڑ ہوں اور وہ آمدنی کو کفایت شعاری اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنا نہ جانتی ہوں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب مفلسی کے ہیں مگر میں انہی چند اسباب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ ناظرین کو چاہیے کہ ہر سبب اور اس کے علاج پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کے اندر وہ سبب موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہو تو بتائے ہوئے وظیفہ پر عمل شروع کر دیں۔ انشاء اللہ چند روز میں مفلسی اور تنگدستی جاتی رہے گی۔

ضروری اور اہم گزارش

یہ دنیا اسباب سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات باوجود یہ کہ **کُن** کا مالک ہے لیکن اس نے بھی دنیوی امور کو اسباب سے منسلک فرمایا اس کے حبیب ﷺ کی شان رافع داعیٰ ہے وہ چاہتے تو پہاڑ سونا بن کر سامنے پیش ہو جاتے۔ خود سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

”لَوْ شِئْتُ لَصَارَتْ مَعِيَ الْجِبَالُ ذَهَبًا“ (الحديث)

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسباب استعمال فرمائے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا حال تھا سیدنا سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود یہ کہ آپ روئے زمین کے بلا شرکت غیر علی الاطلاق شہنشاہ تھے لیکن اپنی روزی زمیں سازی سے کما تے ایسے ہی جملہ اولیاء و صلحاء فقہاء و مشائخ کا طریقہ رہا۔ اب اس وہم میں مبتلا ہونا کہ ورد و وظیفہ پڑھنے سے عالم غیب سے نوٹوں کی برسات ہو جائے گی۔ یہ خام خیالی بلکہ بدستی ہے ہاں یہ تجربہ ذہن میں رکھئے کہ اوراد و وظائف سے رزق میں برکت ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا وہی بہتر طریقہ ہے کہ اسباب رزق میں سے کسی کو عمل میں لائے۔ مثلاً تجارت و کھیتی باڑی وغیرہ جیسے ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا اس کے ساتھ کوئی وظیفہ بھی جاری رکھے۔ اس کے بعد پھر شانِ قدرت دیکھئے کہ بینک بیلنس نہ سہی روزی میں تنگی نہیں آئے گی یہی دستِ غیب ہے اور یہی کیمیا۔

قارئین اب پڑھئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ

اما بعد! مجھ سے ایک شخص نے اور بعد ازاں دیگر اشخاص نے خواہش ظاہر کی کہ میں اذکار اور افعال کو جو حدیث شریف میں رزق کے واسطے وارد ہوئے ہیں جمع کروں تاکہ وہ لوگ کہ جن پر رزق کی تنگی اور معاش کی عسرت واقع ہے اس پر عمل کریں۔ پس میں نے یہ رسالہ ان کے لئے جمع کیا اور اس کا نام **حصول الریق** رکھا اور دو فصلوں پر اس کو منقسم کیا۔

﴿باب اول﴾

اوراد اور دعوات

(۱) طبرانی اوسط میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کا لباس پہنائے تو اس کو لازم ہے کہ حمد و ثناء میں زیادتی کرے اور جس کے گناہوں میں زیادتی ہو تو استغفار کرے اور جو تنگدست ہو تو ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ“ کا ورد کرے۔

(۲) احمد، ابو داؤد اور ابن ماجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو اپنا روزمرہ کاروبار بنالیا تو خداوند کریم اس کو ہر تنگی سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کی ہر مصیبت کو دفع کرتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کا رزق دیتا ہے جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔

فائدہ: پہلی حدیث میں حضور اقدس ﷺ فداہ روجی نے مسلمانوں کی تین حالتوں کا ذکر کر کے موقع موقع کی تعلیم فرمائی۔

(۱) وہ شخص ہے کہ جس کو پروردگارِ دو عالم ﷻ نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ظاہر و باطن خوشحال کیا ہے لہذا اس کو تو اپنے منعم حقیقی کی شکرگزاری اور مدح کی ہدایت کی گئی۔

(۲) اگرچہ ظاہری ثروت سے بے فکر ہے مگر ارتکاب معاصی میں اوّل درجہ کا تمنّہ پائے ہوئے ہے اس کے حسبِ حال حکم ہوا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگا کرے۔

(۳) بے چارہ روٹیوں سے محتاج ہے تو اس کو وہ چیز عطا فرمائی کہ اگر بتوجہ اس پر عملدرآمد کرے تو چند روز میں روٹیوں سے بے فکر اور مالا مال ہو جائے۔ مگر حدیث نمبر دوم سے معلوم ہوا کہ استغفار ایک ایسی بے بہا نعمت ہے کہ جس طرح وہ ایک عاصی کے حق میں ذریعہ حصول مغفرت ہے اُسی طرح ایک تنگدست اور مصیبت زدہ کے حق میں ذریعہ حل مشکلات و ترقی رزق ہے۔ اسلئے ہر دو قسم کے اشخاص کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اب رہے صیغہائے حمد و ثناء و استغفار۔ سو حمد و ثناء میں سب سے اعلیٰ درجہ کی تسبیح یہ چار کلمات ہیں:-

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَكْبَرُ ط“

کیونکہ کلمات مذکور اکثر احادیث صحیحہ کے موافق اللہ عز و جل کے نزدیک تمام کلاموں سے افضل اور قاری کے لئے قیامت کے دن محافظ اور منجملہ باقیات صالحات کے ہیں۔ اور استغفار میں مختصر استغفار یہ ہے:-

”اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَاَتُوبُ اِلَيْهِ“ اور ”اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ

الرَّحِيْمُ ط“

جن میں سے بعض کے نزدیک آخری استغفار سب سے بہتر ہے اور سید الاستغفار کے کلمات یہ ہیں:-

”اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلَهَ اِلَّا خَلَقْتَنِيْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ

مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ“

فائدہ

ایک اور کتاب میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جامع رسالہ ہذا سے منقول ہے کہ فہم علم اور کثرت مال کے لئے ہر روز تین مرتبہ بعد نماز صبح یہ استغفار پڑھ لیا کریں:-

”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ اِلٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا مِنْ جَمِيعِ جُرْمِيْ وَاَسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ“

فائدہ

یہ عمل مجرب و صحیح ہے اور شیخ المصباح حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ العزیز نے مرقع شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو ماہ تک بلا ناغہ روزانہ چار سو بار استغفار ذیل کا ورد کرے تو خدا تعالیٰ اسے علم نافع یا مال کثیر عطا فرمائے گا اور فرمایا ہے کہ یہ عمل مجرب ہے۔ وہ استغفار یہ ہے:-

”اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ جَمِيعِ جُرْمِيْ وَظُلْمِيْ وَاَسْرَافِيْ عَلٰى نَفْسِيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ“

فائدہ

یہ جو فرمایا ہے کہ علم نافع یا مال کثیر عطا فرمائے گا یہ عامل کی نیت پر منحصر ہے۔ اگر طالب علم ہے تو علم ملے گا اور جو طالب مال ہے تو مال ملے گا۔

الحديث

اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

(۳) ابو عبدہ فضائل قرآن میں اور حارون بن اسامہ و ابو یعلیٰ اپنی مشنیت میں اور ابن مردویہ اپنی تفسیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے ہر شب سورۃ واقعہ تلاوت کی اس کو فاقہ کبھی نہ ہوگا۔

(۴) ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سورۃ واقعہ سورۃ غنایعنی دو ہفتہ کی سورۃ ہے اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

فائدہ

یاد رہے کہ اس سورۃ میں دربار حصول غناء و تو نگری اور دفع فقر و فاقہ کا عجیب و غریب اثر ہے اور اس کی تلاوت کے معین طریقے جو بزرگانِ دین سے منقول ہیں بہت سے ہیں۔ یہاں منجملہ ان قواعد کے چند قاعدے جو آسان اور بزرگانِ دین کے مجرب ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ میرے دینی بھائی اس میں سے کسی کو عمل میں لا کر اپنے پیارے نبی ﷺ کے سچے ارشاد کے موافق فقر و فاقہ سے نجات حاصل کر کے غنی اور مالدار ہو جائیں۔

پہلا طریقہ

ہر روز بلا ناغہ بطریق مداومت بعد نماز مغرب کے سورۃ واقعہ شریف کو ایک بار تلاوت کر لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔

دوسرا طریقہ

اور اکثر احباب کا مجرب یہ ہے کہ شروع چاند میں جمعرات کے بعد نماز مغرب کے سو بار یا اکیس یا گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چھ مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے بعد ختم کے بدستور سو بار یا اکیس بار درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ دوسرے روز بدستور بعد نماز مغرب کے پانچ بار پڑھے اسی طرح دوسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے جب دوسری جمعرات آئے تو سورۃ شریف کو پانچ بار پڑھ کر درود کو ختم کرے۔ اور اول جمعرات سے اس وقت تک سورۃ شریف کی تلاوت کا ثواب اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی نذر کرے۔ اس سے فارغ ہو کر اسی وقت پھر بدستور درود شریف کے بعد چھ بار سورۃ شریف کی تلاوت کرے اور بعد میں روزانہ بدستور تیسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ تیسری جمعرات کو پانچ بار پڑھ کر اس دوسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب ہدیہ روح رسول اللہ ﷺ کر کے پھر اسی وقت از سر نو چھ بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے اور بعد بدستور پانچ بار روزانہ چوتھی جمعرات تک پڑھتا رہے۔ چوتھی جمعرات کو سورۃ شریف کو پانچ بار تلاوت کر کے اس تیسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب جمیع ارواحِ مومنین اور مومنات کو ہدیہ کرے۔ پس عمل تمام ہوا اس کے بعد دوسرے روز سے برابر ہمیشہ سورۃ شریف کو ایک بار روزانہ بعد نماز مغرب کے پڑھتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فقر و فاقہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہمیشہ دنیا میں فارغ البالی اور خوشحالی سے بسر کرے گا۔

تیسرا طریقہ

اس لئے ہے کہ جب کوئی ضرورت شدید متعلق کشائش امور دنیوی کے پیش آئے تو غسل کر کے اور کپڑے پاکیزہ پہن کر ایک جلسہ میں نہایت خشوع و خضوع سے اس سورۃ کو اکتالیس بار تلاوت کرے **انشاء اللہ تعالیٰ** بہت جلد وہ شدت دفع ہوگی۔ خصوصاً جبکہ وہ شدت متعلق رزق کے ہو۔

یہ جس قدر لکھا گیا اس کا اثر تجربہ سے معلوم ہوگا۔ حل مشکلات کے لئے از بس مفید ہے مگر عوام کی توجہ درکار ہے۔ مسلمانوں کی بہتری کی یہی خاص وجہ ہے کہ وہ اپنے اصلی معالجوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ابن مردویہ کی روایت میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے واضح فرما دیا ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ تعلیم کا سلسلہ چلتا رہے اور اس کی برکات قائم رہیں لیکن اب ہم نے اولاد کو دینی تعلیم سے ہٹا کر دنیا کمانے میں لگا دیا۔ اسکولوں اور کالجوں میں داخل کر کے اپنا اور اولاد کا مستقبل برباد کیا۔

(۵) طبرانی اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو وہ اٹھ کر (مقام) کعبہ میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بالہام ایزدی اس دعا کو پڑھا پس اس وقت اللہ جل جلالہ نے وحی بھیجی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور تیرا گناہ معاف کیا اور تیرے علاوہ جو کوئی مجھ سے بذریعہ اس دعا کے دعا کرے گا تو میں اس کے بھی گناہ معاف کروں گا اور اس کی مہم کو فتح کروں گا اور شیاطین کو اس سے روکوں گا اور دنیا اس کے دروازہ پر ناک گھستی چلی آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے اور اس حدیث کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے جس کو نبی تعالیٰ نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ دعائے مذکور یہ ہے:-

” اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيَّ وَ عَلَايَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْدِرَتِيْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاعْطِنِيْ سُوْءَ اِلٰی وَ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاعْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاسِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمُ اِنَّهُ لَا يُضَيِّبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًى بِمَا قَسَمْتَ لِيْ “

فائدہ

یہ مبارک دُعا جس کے سبب سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی ضرور قابل عمل ہے۔ کیونکہ محنت کچھ بھی نہیں اور فوائد نہایت اعلیٰ درجے کے اس سے آسان اور کیا ترکیب ہوگی۔!

(۶) ابو نعیم اور خطیب بروایت مالک اور ویلی مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ **سودفعہ کلمہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ** کو اپنا ورد بنالیا تو دنیا میں بحالت زندگی اس کو محتاجی سے امن ملے گا اور (بعد مرگ) وحشت قبر سے دل نہ گھبرائے گا۔

فائدہ دنیا کی شدت اور فقر و فاقہ کو تو جانے دو مگر تھوڑی دیر کے واسطے ذرا قبر جیسی ڈراؤنی خواب گاہ کا خیال کرو کہ جس میں تم ایک دن بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سلا دیئے جاؤ گے اور چاروں طرف سے وحشت و پریشانی تم کو گھیر لے گی کوئی آس ہو گا نہ پاس۔ تم ہو گے اور تمہارے اعمال اور قبر تو کیا ایسے ویران گھر اور ایسی پر وحشت جگہ کے مصائب سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی عمل ہو سکتا ہے اور اس میں بھی صرف یہی فائدہ نہیں بلکہ دنیا کے نقد مال کا بھی۔

فائدہ

ایک اور طریقہ دنیوی فائدہ کے لیے جو نہایت مجرب اور بزرگان دین سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ مذکور یعنی **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَقُّ الْمُبِينُ** کو عقیق کے ٹکینہ پر کندہ کر کے ٹکینہ کو انگشتِ نقرہ میں نصب کرا کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن لے **انشاء اللہ تعالیٰ** جب تک ہاتھ میں رہے گی کبھی ہاتھ روپے سے خالی نہ رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ورد بھی رکھے تو پھر کیا کہنا نور علی نور

فائدہ

(۷) طبرانی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت سید العرب والعجم ﷺ نے کہ جو شخص **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** آخر تک پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا تو فقر اس کے پڑوسیوں کے گھر سے دور ہو جائے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ سورہ **قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ** کے فضائل میں بہت سی احادیث صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں وارد ہیں سب سے بڑی فضیلت اس سورہ شریف کی یہ ہے کہ یہ سورہ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ گویا جس شخص نے تین بار اس سورہ شریف کو تلاوت کیا تو گویا اس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا۔ دوم یہ کہ اس کا قاری اکثر احادیث کے موافق مبشر بہ جنت ہے۔

پڑھنے کے طریقے

مشائخ میں کشائش امور دینی و دنیوی کے لئے اس سورۃ شریف کے پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ جو آسان اور نہایت مستند ہے اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی بلا میں مبتلا ہو یا کوئی حاجت پیش آئے تو دفع بلا اور حصول حاجت کے واسطے **مغرب و عشاء** کے درمیان میں اس سورۃ شریف کو روزانہ **ایک ہزار ایک بار** تلاوت کر کے اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔ **انشاء اللہ تعالیٰ** چند روز میں اس کی مراد حاصل ہوگی۔ مزید فقیر کے رسالہ خواص **اللہ الصمد** میں دیکھئے۔

(۸) احمد بڑی مضبوط سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اپنے ورد کا تمام وقت آپ ﷺ کے درود میں صرف کروں (تو مجھے کیا ملے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ تمہاری تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری کرے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ یہ حدیث شریف درود شریف کے متعلق ہے۔ فضائل درود میں اگرچہ بہت احادیث وارد ہیں مگر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک حدیث پر کہ جو کشائش امور دینی کے متعلق وارد ہوئی ہے اکتفا کیا ہے۔ اب رہے صیغہ درودان میں افضل صیغہ وہ ہے جو التحتیات کے بعد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے دیگر صد ہا قسمیں ہیں جو کتب احادیث اور معمولات بزرگان دین میں منقول ہیں۔ اگرچہ درود کی ہر قسم مطلب براری کے لئے کافی ہے مگر اس جگہ چند صیغے جو خصوصیت کے ساتھ دنیوی کشائش کے لئے بزرگان دین سے منقول ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) منجملہ اقسام ہائے موصوف کے **صلوۃ التنجینا** ہے جو حل مشکلات اور دفع بلیات کے واسطے نہایت مجرب ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ روز بعد نماز عشاء کے ایک ہزار بار اگر نہ ہو سکے تو تین سو تیرہ بار اگر اس قدر کبھی نہ ہو سکے تو ستر بار پڑھ لیا کرے۔ **انشاء اللہ تعالیٰ** کسی حاجت میں در ماندہ نہ ہوگا۔ صلوۃ تنجینا یہ ہے:-

” اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَلَاةِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوَةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ “ ط

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ہیں۔

(۲) درود مختصر جو اکثر لوگوں کا معمول ہے یہ ہے کہ ہر روز گیارہ سو بار ورنہ جس قدر ہو سکے ورد کرے انشاء اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری ہوں گی وہ یہ ہے:-

”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ“

غرض کہ درود شریف ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جو ہماری دینی و دنیاوی مہمات میں ہی کارآمد نہیں بلکہ اس کا ورد سنت الہی ہے یعنی خود اللہ تعالیٰ درود پڑھتا ہے اس لئے قرآن مجید ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹) طبرانی نے اوسط میں بسند حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھتے تھے:-

”اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كَبِيرِ سِنِيَّ وَانْقِطَاعِ عُسْرِي“

”اے پروردگار میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں اپنے رزق کو مجھ پر فراخ کر دے۔“

فائدہ

سچ ہے انسان کو وسعت رزق کی زیادہ ضرورت بڑھاپے میں ہے جو لوگ بڑھاپے کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف ہیں ان کو چاہیے کہ دُعا اور محنت کے ذریعہ سے اپنے بڑھاپے کے وقت کے لئے سامان مہیا کر لیں۔

(۱۰) مستغفری نے دعوات میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہیں نجات دے اور تمہارا رزق تم کو پہنچا دے (سنو) راتِ دن خدا سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار یعنی سامان دُعا ہے اُسے چاہیے کہ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ اگر مطلوبہ شے اس کے حق میں مضر نہ ہوگی تو مل ہی جائے گی ورنہ قیامت کے دن اس کا بدلہ عطا ہو جائے گا۔

(۱۱) مستغفری نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازہ پر آ بیٹھتے اور فرماتے:-

”اللَّهُمَّ اجْبُثْ دَعْوَتَكَ وَصَلِّثْ فَرِيضَتَكَ وَانْتَشِرْثُ كَمَا أَمَرْتُ نَبِيَّ فَأَرْزُقْنِي مِنْ فَضْلِكَ

وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ“

فائدہ

حضور اقدس ﷺ کا یہ فعل اس حکمت سے تھا کہ جب خدا کے حکم کے مطابق ندائے جمعہ پر حاضر ہوئے، فریضہ ادا کیا اور اسی کے حکم سے منتشر ہو کر مسجد سے باہر آ گئے اب اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ رزق دہی کو پورا فرمائے۔ دراصل یہ ہمارے لئے تعلیم ہے۔ ویسے آپ کے اکثر افعال تعلیم امت کے لئے ہوتے۔

(۱۳) بخاری نے ادب المفرد میں اور بزاز اور حافظ نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بروقت اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تجھ کو دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا دوسرے ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ کا۔ اس لئے کہ یہی دونوں کلمے ہر چیز کا وظیفہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۴) مستغفری نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ سکھا دوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تعلیم کی تھی اور وہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“ ہے۔ کیونکہ ہر شے خدا کی تسبیح اور تحمید کرتی ہے اور یہی سب مخلوق کی دُعا ہے اور اسی کے ذریعہ سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۵) مستغفری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں تنگدست ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو ملائکہ کی دعا اور خلائق کی تسبیح کی خبر نہیں؟ طلوع فجر کے بعد سے نماز صبح تک ۱۰۰ دفعہ ”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ“ پڑھ لیا کر۔ دنیا تیرے پاس ذلیل اور ناک گھستی چلی آئے گی۔

ازالہ وہم

آج کل کے مصلحان قوم مسلمانوں کی ابتری و افلاس پر بہت آنسو بہایا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان پہلی سی جاہ و حشمت کے مالک ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حصول دولت کے اصلی آلات پر ان کی توجہ ہی نہیں بلکہ ایک حیثیت سے نفرت و بے اعتباری ہے اسی لئے ہمیشہ ناکامی میں رہتے ہیں۔ اگر اپنے حقیقی دردمند کی اس سچی تعلیم پر دل لگائیں تو ممکن نہیں کہ ہم میں پہلا سا جاہ و جلال نہ آجائے۔ لازم ہے کہ ان مبارک کلمات کو توجہ و خلوص حسب حکم آنحضرت ﷺ عمل میں لائیں اور افلاس کے ہولناک گڑھے سے نکلیں۔ ان کے علاوہ تسبیح مذکور کے متعلق ایک عمل جو کشائش رزق اور ترقی جاہ و حشمت دنیوی کے واسطے نہایت مجرب اور مفید ہے معمول چلا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص

تنگدست یا بے روزگار ہو یا اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ مابین سنت و فرض نماز فجر کے معاذل و آخر
 دُرود شریف بخصور سرور کائنات ﷺ ایک سوا ایک (101) دفعہ یہ تسبیح پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ چند روز میں تنگ دستی
 دور بیکاری کا فوراً درجہ و منصب میں حسب خواہش ترقی ہو جائے گی۔ وہ تسبیح یہ ہے:-

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

(۱۶) مستغفری نے حضرت ہشام بن عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی
 مصیبت پیش آئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سختی کی شکایت کر کے مجھے عرض کیا کہ مجھ کو ایک
 وسق کھجوریں دینے کا حکم کیجئے۔ ارشاد ہوا اگر چاہے تو ایک وسق کھجوریں دلوادوں اگر مرضی ہو تو ایسے کلمات سکھا دوں جو
 وسق سے بہتر ہوں اور وہ یہ ہیں:-

”اللَّهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُطْمِعْ فِيَّ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا
 وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِتَأْصِيَةٍ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلُّهُ“

فائدہ

یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وسق کھجوروں پر انہی مقدس کلمات کو ترجیح دی ہوگی کیونکہ وہ لوگ بڑے
 صادق الاعتقاد تھے جو کچھ آپ کی زبان سے سنتے اس کو پتھر کی لکیر جانتے۔ اسی لئے چشم زدن میں عرب کے ریگ زار
 کے بھوکے پیاسے لوگ تمام دنیا کی خود سر حکومتوں کے مالک بن گئے۔ اب موجودہ افلاس کے اسباب قومی مصلح بڑی
 جدوجہد سے ڈھونڈ رہے ہیں۔ مگر مقصود گھر میں ہے جس کی ان کو خبر نہیں۔

اپنے عقیدے پہلوں کی طرح پختہ کر لو پھر وہی اگلی سی حشمتیں تیار ہیں۔ اسی کلام کو خلوص و یقین سے استعمال میں
 لاؤ بلا شک تمہارے برگزشتہ دن سنور جائیں گے۔

(۱۷) مستغفری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تم کو پانچ سو بکریاں
 اور ان کی ملکیت مرغوب ہے یا یہ پانچ کلمے کہ تم ان کے ذریعہ سے دُعا مانگا کرو:-

”اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَطَيِّبْ لِي كَسْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي خُلُقِي وَلَا تَمْنَعْنِي مِمَّا قَضَيْتَ وَلَا تُذْهِبْ إِلَيَّ
 شَيْءٌ صَرَفْتَهُ عَنِّي“

درحقیقت پانچ سو بکریوں کی ان پاکیزہ فقروں کے مقابلے میں کیا اصل ہے۔ پانچوں باتیں انتہائی بیش قیمت

ہیں۔ یعنی گناہوں کی مغفرت، کسبِ پاک کی خواہش، وسعتِ خلق کی تمنا، جو نصیب میں ہے اس کی آرزو اور جو اپنے حق میں مضر ہے اس سے پناہ۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔

(۱۸) نقل کی بزاز اور حاکم نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ سکھا دوں جو مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی۔ اگر تجھ پر مثلِ اُحد پہاڑ کے قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتلائیے۔ فرمایا دعا یہ ہے:-

”اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْكُرْبِ تُجِبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِّ رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا
اَنْتَ رَحْمَانِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تَغْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ.“

اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میرے اوپر سو درہم قرض تھے اور یہ قرض مجھ کو سخت ناگوار تھا مگر تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا فائدہ پہنچایا کہ سب قرض ادا ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر بھی اسماء کا قرضہ تھا جس کے سبب مجھ کو شرم آتی تھی۔ میں نے یہ دعا شروع کی پس چند روز میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس قدر رزق دیا کہ میں نے سب قرضہ ادا کر دیا اور اسی میں سے میں نے اپنے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکر کو تین اوقیہ بھیجے اور پھر بھی میرے واسطے اچھی مقدار بیچ گئی۔

انتباہ

اس سے زیادہ مستند اور پراثر دعا کیا ہوگی جو کہ پیغمبرانِ اولوالعزم سے منقول ہو اور جس کے شاہد ایک صدیق اور ایک صدیقہ ہوں۔ اب بھی اگر تم قرض کے بوجھ کے نیچے دبے رہو تو یہ تمہارا قصور ہے ورنہ تمہارے سچے رسول ﷺ نے تمہارے واسطے سب کچھ انتظام کر دیا ہے۔ پڑھنے کے واسطے بھی نہایت آسانی تعداد تلاوت معین نہیں پرہیز نہیں اور کیا چاہتے ہو۔ چلتے پھرتے سوکراٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک جس قدر ہو سکے روز پڑھ لیا کرو وضو ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسے اعمال میں وضو کی بھی شرط نہیں ہے۔

(۱۹) نقل کیا ابو داؤد نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا کہ میں غموں اور قرض میں گرفتار ہوں۔ فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلام نہ سکھا دوں کہ جب تو اس کو پڑھے تو خدا تیرے غم اور تیرے قرض کو دور کر دے۔ صبح اور شام کو پڑھا کر:-

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَلْبَةِ الدِّينِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ“

فائدہ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حسب الارشاد حضرت مصطفیٰ ﷺ پڑھا تو خدا تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرضہ کو ادا کر دیا۔ اب جو لوگ دنیا کے مصائب سے افسردہ ہیں اس کو پڑھ کر حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان مکروہات سے نجات پاسکتے ہیں۔

(۲۰) بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ایک مکاتب غلام آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میری مکاتبت میں مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلمات جو مجھ کو آنحضرت ﷺ نے بتائے تھے نہ بتا دوں؟ اگر تجھ پر زمین کے ذروں کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:-

”اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَنْ سُوءِكَ“

فائدہ

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کے آقائے یہ لکھ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال لادے تو آزاد ہے۔ ایسا غلام اپنی آزادی میں اعانت کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ بے شک یہ کلمات ادائے قرض کے واسطے نہایت مفید ہیں روزمرہ تعداد جس قدر ہو سکے ہر وقت پڑھیں۔

معمول مشائخ

انہی کلمات کا ایک اور عمل مشائخ کرام میں بھی معمول ہے اور ادائے قرض کے واسطے مجرب ہے۔ یہ ہے کہ دعائے مذکور کو جمعہ اول و آخر درود شریف کے روزانہ بعد نماز عشاء کے گیارہ سو بار پڑھا کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کا سامان کرے۔

(۲۱) مستغفری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان فرشتوں کا کھانا تو تہلیل و تسبیح و تحمید و تمجید ہے، مگر ہمارا کھانا کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنایا حضرت محمد ﷺ کی آل کے یہاں تین دن سے آگ نہیں چمکی (لیکن اے فاطمہ) ہمارے پاس کھانے آئے ہیں۔ اگر مرضی ہو تو پانچ قسم کا کھانا منگوادوں۔ ورنہ یہ پانچ کلمے سکھا دوں جو مجھ کو جبریل نے

بتائے تھے اور وہ یہ ہیں:

”يَا أَوَّلَ الْأَوَّلِينَ يَا آخِرَ الْآخِرِينَ يَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِينِ وَيَا أَرْحَمَ الْمَسَاكِينِ وَيَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط

الفقر فخری

وہ محبوب محمد ﷺ کی آل کے گھر میں تین دن تک چولہا گرم نہ ہوا؟ وہ محبوب محمد ﷺ جن کے لئے آسمان وزمین بنا، دونوں عالم کی نیزنگیاں پیدا ہوئیں، جن پر خدا خود درود پڑھتا ہے، وہ عرب کا چاند، طیبہ کا سردار جس کے فدائی، مدہوش پروانے وحشت خیز جنگلوں سے نکلے اور لق و دق ریگزاروں کو روند ڈالا، سر بفلک ہولناک پہاڑوں کو پیس ڈالا، روم کے پر شکوہ دربار پر چھا گئے رعونت خاک میں ملا دی اندھیری دنیا میں توحید کے چراغ جلا دیئے۔ خود سر مغروروں کے خنے جھاڑ دیئے۔

دونوں عالم کی دولت کے مالک تھے انہی شہنشاہ کے گھر تین دن کھانا نہیں پکا اور پھر یہ استقلال کہ اپنی صاحبزادی کو ملائکہ کی خوراک کے مقابلہ میں پانچ کلمے تعلیم فرمائے۔ اصل میں جو کچھ بھی بھوک پیاس کے شاقہ مصائب گوارا کئے گئے وہ سب امت کے اطمینان اور تسلی کے لئے تھے۔ حضور اقدس ﷺ رومی فداہ کو اپنی امت کی بیکیاں معلوم تھیں اس لئے خود دنیاوی لذائذ سے کنارہ فرمایا تاکہ امتی صغوبت افلاس سے گھبرانہ جائیں اور ساتھ ہی در ماندگی افلاس کی دُوری کا سچا علاج بتا دیا۔ یعنی یہ پانچوں جملے جو کسائشِ رزق کے لئے از بس مفید ہیں۔

(۲۲) ابو یعلیٰ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ بچھونے پر تشریف لاتے تو پڑھتے:

”اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ مُّنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْفُرْقَانِ
فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَى اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اَخَذْتَ بِنَاصِيَةِہِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ
فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ“ اَقْضِ مِنَ الدَّيْنِ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ط

اس دعا میں اللہ جلہ شانہ کی حمد و توصیف کر کے آخر میں ادائیگی قرض و محفوظیت فقر کے لئے استدعا ہے مناسب ہے کہ مسلمان حسب طریقہ مسنونہ جب خوابگاہ میں جائیں تو اس کو پڑھ لیا کریں۔

(۲۳) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن المذہب رہشام بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرتبہ

سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر تنگی واقع ہوئی (اور وہ اس طرح) کہ ان کو امیر معاویہ والی شام ایک لاکھ روپیہ سالانہ نذر دیا کرتے تھے۔ اس برس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ نذر روک لی اس لیے حضرت پر سخت عسرت واقع ہو گئی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات قلم منگوائی کہ امیر معاویہ کو لکھ کر آپ کو یاد دلاؤں۔ لیکن ٹھہر گیا تو نبی پاک ﷺ کو (خواب میں) دیکھا فرماتے ہیں: کیوں حسن (رضی اللہ عنہ) کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا نانا جان! خیریت ہے۔ (اس کے بعد) میں نے اپنا سالانہ وظیفہ میں دیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو نے دوات قلم اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی ایک مخلوق کو لکھ کر یاد دلائے۔ میں نے التماس کیا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! (اچھا پھر کیا کروں آپ ہی فرمائیے) فرمایا یہ پڑھ ”اللَّهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رِجَاكَ واقْطَعْ رِجَائِي عَنْ سِوَاكَ حَتَّى لَا أَرْجُوا أَحَدًا غَيْرَكَ اللَّهُمَّ وَمَا ضَعُفْتُ عَنْهُ قُوَّتِي وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي وَلَمْ تَنْتَه إِلَيَّ رَغْبَتِي وَلَمْ أُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنَ الْيَقِينِ فَخَصِّنِي بِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ“

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو خدا کی قسم سات روز بھی نہ پڑھا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو پانچ لاکھ اور کئی ہزار بھیج دیئے اس وقت میں نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو اپنے یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے پکارنے والے کو محروم و مایوس نہیں کرتا (اس کے بعد پھر) میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ حسن (رضی اللہ عنہ) اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اچھا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا جان پدر جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے ناامید ہو وہ ایسا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

درس عبرت

آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیاوی حکام سے اس قدر گہری امیدیں رکھتے ہیں جتنی ان کو خدا سے نہیں ہوتیں۔ اسی لئے پریشان اور دُرُور کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ظاہری کوشش ناجائز ہے۔ سعی ہماری طرف سے ہو اور اس کے اہتمام کا بھروسہ خدا پر ہو۔ یہ نہ ہو کہ کل مقاصد کا کارساز حاکم مجازی سمجھا جائے۔ یہ دعا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے ہم مسلمانوں کے لئے ہر طرح واجب العمل ہے۔ امید ہے کہ اس کا اثر ہفتہ کے اندر معلوم ہو جائے گا۔

﴿باب دوم﴾

بذریعہ اعمال ترقی رزق

اوپر جس قدر بیان کیا گیا یہ سب ترقی رزق کے لئے حضور انور رحمۃ اللعالمین ﷺ کے اقوال تھے۔ جن میں یا تو ہمیں کچھ ارشاد کیا گیا ہے یا خود عمل کر کے ہمیں ترغیب دی ہے۔ غرض کہ یہ فصل ادبیات کی تھی۔ اب دوسری فصل افعال کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ کون سے افعال ہیں جن سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔ مختصر اچند یہاں پر عرض کئے جاتے ہیں

(۱) بخاری نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کا رزق بڑھے اور عمر میں ترقی ہو تو اپنے قرابت والوں سے میل رکھے۔

نکتہ اسلامی

کنبہ دار حقیقہ اگر ملنے کے اہل ہوں تو ان سے بتواضع تمام جھک رک ملا کرے۔ صلہ رحمی سے رزق و عمر کی ترقی کے یہ معنی ہیں کہ کاروبار و تجارت اتحاد و اتفاق سے خوب چلا کرتا ہے۔ جب ہر ایک سے بہ ملنساری پیش آئے گا تو تجارت میں ویسی ہی ترقی ہوگی جیسے آج کل یورپ کی کمپنیاں اتفاق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں رہا از زیادہ عمر سو یہ بھی ظاہر ہے کہ اتفاق میں انسان کتنی مہلک بلاؤں سے بچارہتا ہے۔ غرض کہ ہمارے حضور ﷺ نے ہمارے لیے اعمال و اور ابھی وہ ارشاد فرمائے ہیں جن میں ہمارے لیے خرماد و ہم ثواب کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے اور طریق معاشرت بھی وہ بتا دیا ہے جو ہمارے لئے ہر طرح عزت بخش ہو۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا ﷺ فرماتے تھے کہ جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھولیا کرے۔

مغربی تہذیب کے دلدادگان

ہمارا مقدس مذہب فطرت کے مطابق اور حکمتوں سے لبریز ہے۔ آج کل کے تعلیم یافتہ (انگلش تعلیم مراد ہے) صفائی کے از حد شیدائی ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے اس مفید خیال میں کما حقہ پابند نہیں جہاں وہ فضول یورپ کی صفائی پر مٹے جاتے ہیں وہاں ذرا اپنے سچے مذہب کی تعلیم کو بھی تو دیکھیں کہ ان کے ہر فعل اور ہر عمل عبادت

میں پاکیزگی مقدم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ پنج وقتہ نماز وغیرہ کا وضو اس کا مشاہدہ ہے کھانا کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا بھی قواعدِ صحت کا ایک خاص رکن اور مہمِ صحت ہے۔ جب صحت قائم ہو تو گھر خیر و بکرت سے مالا مال نہیں تو کیا ہے۔

(۳) عبدالرزاق مصنف میں ایک قریشی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر کچھ رزق کی تنگی ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور آیت **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرِزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى** (پارہ ۱۶، سورۃ طہ، آیت ۱۳۲) اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے۔ پڑھتے۔

(۴) سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ابولمذر نے اپنی تفسیر میں بحوالہ العیر حمزہ بن عبید اللہ بن سلام سے روایت پہنچائی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل پر کوئی سختی یا تنگی ہوتی تو ان کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیت **وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ** تلاوت فرماتے۔

(۵) حضرت احمد بن حنبل نے زہد میں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ثابت سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل کو جب کوئی خاص سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کو پکارتے نماز پڑھو! نماز پڑھو! ثابت بیان کرتے ہیں کہ اگلے انبیاء کرام بھی کسی گھبراہٹ کے وقت نماز کی طرف دوڑتے تھے۔



فائدہ

حقیقت میں نماز اسلام میں ہر سختی اور مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ جب بارش کا امساک ہوتا ہے تو نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ کسی خاص دشمن کا خوف ہوتا ہے تو دفع ہر اس اور حصول نصرت کے لئے نماز ہی کام آتی ہے۔ خسوف و کسوف و امراض و بآسیہ وغیرہ جمیع مصائب کی دفعیت کے لئے نماز کا حکم ہے۔ اسی لئے حضرت رسول الثقلین ﷺ تنگی رزق وغیرہ مواقع میں اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ لازم ہے کہ مسلمان ہر سختی کے وقت خود بھی نماز (نفل) پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیں یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل پڑھا کریں۔

(۶) طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو خدا کے تقویٰ کی تجارت کرو۔ تم کو رزق بغیر سرمایہ اور تجارت (سے دوسری) کے ملے گا۔ پھر پڑھتے:-

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۚ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (پارہ ۲۸، سورۃ الطلاق، آیت ۲، ۳)

﴿اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔﴾

(۷) بصحت بیان کیا احمد اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ پھر فرمایا اے ابو ذر اگر سب آدمی اس کو اختیار کر لیں تو سب کو کفایت کرے۔

فائدہ

ان دونوں احادیث کا ایک ہی مضمون ہے۔ آیہ شریف ”وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ“ پکار کر علی الاعلان دعویٰ کرتی ہے کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے یعنی اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مصیبت میں ذریعہ نجات مہیا کر دیتا ہے اور ایسے طریق سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہاں تک زور دیکر فرمایا کہ اگر کل انسان تقویٰ اختیار کرنے لگیں تو بشارت الہی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یعنی مہماتِ شاقہ سے نجات اور رزقِ غیبی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۸) احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے جو گناہ کرے اور اس کو اچھا جانے۔

فائدہ

نعوذ باللہ گناہ کرنا تو خیر بشریت ہے۔ مگر اس کو اچھا سمجھنا بس رزق سے محرومیت کی نشانی ہے۔

(۹) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کی طرف لوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کی طرف لوٹا تو اس کو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ کر دیتا ہے۔

فائدہ

خدا کی طرف لوٹنے کے یہ معنی ہیں کہ سب فضائی اغراض کو قطع کر کے ارشاد الہی کی تعمیل میں کمر بستہ ہو جائے۔

درود شریف وسعت رزق کا سبب ہے

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ صد بار درود پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔

(روح البیان)

وسعت رزق و ادائے قرض و وصولیابی

قرض کے لئے مجرب عمل

تین روز روزہ رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء یہ دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہو جائے بعد میں سحری کھالیں انشاء اللہ غیب سے روزی بھی پہنچے قرض دار ہو تو باسانی ادا ہو جائے اور اگر کسی پر اپنا پیسہ آتا ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو باسانی وصول ہو جائے بعد تین روز کے بعد نماز فجر ۱۰ بار مع اول و آخر درود تین تین بار پڑھتے رہیں تاکہ عمل پورا ہو۔

وہ دو آیات یہ ہیں:-

أَمْ عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيزِ الْوَهَّابِ ۝ أَمْ لَهُمْ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْأَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا

فَلْيَسِّرْتَقُوا فِي الْأَسْبَابِ ۝ (پارہ ۲۳، سورۃ ص، آیت ۹، ۱۰) کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں؟ وہ عزت والا بہت

عطا فرمانے والا۔ کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں۔

(اول و آخر گیارہ بار درود شریف)

وظیفہ

۱۱ سو بار ”یا مُغْنِی“ اول و آخر ۱۱ بار درود شریف

دلائل الخیرات شریف

سات احزاب (وظیفوں) پر مشتمل ہے کسی بزرگ سے اجازت لے کر بلا ناغہ پڑھیں یہ نہ صرف رزق

بلکہ جملہ مشکلات کا واحد وظیفہ ہے۔

انتباہ

شروع کر کے چھوڑ دیا تو پھر اس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔



امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ یہاں ختم ہوا

اضافہ اویسی غفرلہ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے چند اور ادو وظائف کا فقیر اضافہ کرتا ہے۔ (اویسی غفرلہ)

تسخیر یعنی روزی فراخ از غیب

صبح سنتوں سے فارغ ہو کر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ معہ تعوذ و تسمیہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ شریف کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملائیں اور الرحمن الرحیم کو تین بار پڑھیں۔ اور ختم سورہ پر آمین تین مرتبہ کہیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ **انشاء اللہ** غیب سے روزی کا سامان ہو جائے گا۔ یہ عمل ایسے وقت شروع کریں کہ نماز فجر کی جماعت میں شرکت میسر ہو جائے اس کا ہمیشہ ورد رکھنا فتوحاتِ تسخیر عموم کے لئے بہت مفید ہے۔

تجارت میں برکت



وَمَنْ يَبِعْ آجَلًا مِنْهُ بِعَاجِلِهِ يَنْ لَّهُ الْغَيْنُ فِي الْبَيْعِ وَفِي سَلَمٍ

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ